کعبے میں ولادت

ساجد علی گوندل
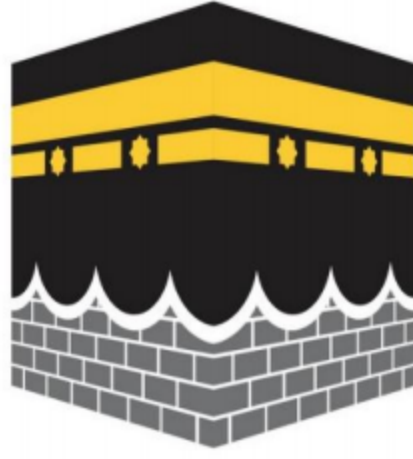
کعبے میں ولادت

تحریر: محمد باقر انصاری

مترجم: ساجد علی گوندل

Sajidaligondal55@gmail.com

فہرست

حضرت عبد المطلب علیہ السلام کا خواب

امالی شیخ صدوق میں نقل ہوا ہے کہ حضرت عبد المطلبؑ کہتے ہیں کہ میں حجر اسماعیل کے پاس سویا تو میں نے ایک عجیب خواب دیکھا۔ دیکھتا ہوں کہ میری کمر پر ایک درخت اگا ہے اس درخت کی بلندی آسمان کو چھو رہی ہے اور اس کی شاخیں شرق و غرب تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اس درخت سے ایک نور نکل رہا ہے کہ جو سورج کی روشنی سے ستر گنا زیادہ روشن ہے اور دیکھتا ہوں کہ عرب و عجم اس کے سامنے سجدہ کر رہے ہیں۔ اور ہر روز اس کے نور میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ پھر اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ قریش کے چند افراد اس نور کو خاموش کرنے کے ارادے سے جیسے ہی آگے بڑھتے ہیں تو ایک خوبصورت و پاکیزہ نوجوان ان کی طرف بڑھتا ہے اور انہیں پکڑ کر ان کی کمر توڑ دیتا ہے اور ان کی آنکھیں نکال دیتا ہے۔ جناب عبد المطلبؑ کہتے ہیں جیسے ہی میں نے یہ خواب ایک خواب کی تعبیر بیان کرنے والے کے سامنے رکھا تو اس نے کہا کہ تیری صلب سے ایک فرزند جنم لے گا جو پورے شرق و غرب کا مالک ہو گا اور صاحب وحی ہو گا۔ حضرت عبد المطلبؑ نے جناب ابو طالبؑ سے کہا کہ یقینا آپؑ اس نوجوان کے والد ہیں کہ جو اس نورانی درخت کی حفاظت کرے گا۔[1]

---

[1]۔ امالی شیخ صدوق علیہ الرحمہ، ص 158

حضرت ابو طالب علیہ السلام کا خواب

حضرت ابو طالب علیہ السلام کہتے ہیں کہ ایک دن میں ہجر اسماعیل کے پاس عالم خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان کا ایک دروازہ کھلا اور اس سے ایک نور نکلا اور اس نور نے مجھے بغلگیر کیا۔ جیسے ہی میں خواب سے بیدار ہوا تو میں جحفہ نامی شخص کہ جو خواب کی تعبیر کرتا تھا کے پاس آیا۔ جیسے ہی اس نے یہ سنا تو کہا کہ اے ابو طالبؑ آپؑ کو مبارک ہو آپؑ کے ہاں عنقریب ایک خوش نصیب اور بلند مرتبہ بچہ پیدا ہو گا۔ حضرت ابو طالبؑ کہتے ہیں یہ سنتے ہی میں نے کعبہ کے گرد طواف کیا اور خداوند متعال سے دعا کی کہ اس بچے کو جلد سے جلد دنیا میں بھیج تا کہ میں اسے دیکھ سکوں۔ فرماتے ہیں کہ ایک بار پھر اتفاق ہوا میں حجر اسماعیل کے پاس ہی سو گیا اور اس مرتبہ خواب دیکھتا ہوں کہ آپکے دادا عبد مناف خواب میں آتے ہیں اور وہ مجھے فاطمہ بنت اسد علیہا السلام سے شادی کے لیے راہنمائی کرتے ہیں، اس خواب کے بعد ہی جناب ابو طالبؑ نے حضرت فاطمہ بنت اسد علیہا السلام سے شادی کی۔ شادی کے بعد جناب ابو طالبؑ کعبہ کے پاس آئے اور یوں دعا کی؛ اے اللہ میں تجھ سے ایسا فرزند چاہتا ہوں کہ تیرے پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وزیر ہو۔[2]

[2] ۔بحار الانوار .ج 38 ص 47

راہب کی پیشگوئی

رسول خدا ص جب جناب ابوطالبؑ کے ساتھ شام کے سفر پر گئے تو راستے میں راہب نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت کی پیشگوئی کی اور ساتھ ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا کہ کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابوطالبؑ کے ہاں علی نام کا کوئی فرزند ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا نہیں راہب نے کہا "علیؑ" یا تو اب تک پیدا ہو چکے ہیں یا اس سال پیدا ہوں گے، اور وہ پہلے ہوں گے کہ جو محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائیں گے ہم انہیں جانتے ہیں اور ہمارے نزدیک جیسے یہ ثابت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نبوت پر مبعوث ہونگے اسی طرح یہ بھی ثابت ہے وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصی و وزیر ہوں گے۔ عالم بالا میں اس کا نام علیؑ ہے۔ فرشتے اس کی شجاعت کا قصیدہ پڑھتے ہیں اور آسمانی مخلوقات میں وہ چمکتے سورج سے بھی روشن تر ہیں۔[3]

حضرت فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا کی دعا

فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا کہتی ہیں کہ ہمارے گھر میں کھجور کا ایک خشک درخت تھا۔ حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بچپن میں جیسے ہی اسے چھوا تو اسی لمحے وہ سوکھی کھجور ہری

---

[3] ۔ بحارالانوار، ج 15 ص 203 و ج 38 ص 42

ہو گئی۔ پھر میں ہر روز کچھ کھجوریں ایک ڈبے میں جمع کرتی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شام کے وقت ان کھجوروں کو بنی ہاشم کے بچوں میں تقسیم کر دیتے۔ ایک دن درخت سے ایک بھی کھجور زمین پر نہ گری کہ میں انہیں اکٹھا کر سکوں۔ خدا کی قسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجور کے درخت کے پاس گئے اور کچھ کلمات کہے اچانک کھجور کی شاخیں ایسی جھکیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر کے اوپر پہنچ گئیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ کھجوریں توڑیں اور پھر وہ شاخیں واپس اپنی جگہ پہ چلی گئیں۔ یہ معجزہ دیکھ کر میں نے دل ہی دل میں اللہ سے دعا کی اور کہا: پروردگار مجھے ایسا بیٹا عطا فرما جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی اور اس کا وزیر ہو۔[4]

شکم مادر میں گفتگو

فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا کہتی ہیں کہ حمل کے ایام میں یہ مولود میرے ساتھ باتیں کرتا اور شکم سے اکثر یہ آواز آتی لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، بِهِ تَخْتِمُ النَّبُوَّةُ وَبِي تَخْتِمُ الْوِلَايَةُ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اوران پر نبوت ختم ہوتی ہے اور مجھ پر ولایت ختم ہوتی ہے) اور حتی بعض

[4] ۔ بحار الانوار، ج 35 ص 84 و مناقب ابن شهر آشوب، ج 1 ص 25

اوقات تو دوسروں سے بھی باتیں کرتا، ایک دن اس مولود نے اپنے بھائی جعفر سے بات کی تو جعفر یہ سب دیکھ کر بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔[5]

تمام موجودات کا مبارک دینا

حضرت فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا کہتی ہیں کہ حمل کے ایام میں میرا گزر جہاں سے بھی ہوتا وہاں موجود پتھر، درخت چرند و پرند تمام موجودات مجھے اس مولود کی اس انداز میں مبارک باد پیش کرتے هَنيئاً لَكِ يَا فَاطِمَةُ. بِمَا خَصَّكِ اللَّهُ مِنَ الْفَضْلِ وَ الْكَرَامَةِ بِحَمْلِكِ بِالْإِمَامِ الْكَرِيمِ (اے فاطمہ سلام اللہ علیہا آپ کو اللہ کی طرف سے عطا کی گئی عزت و فضل و کرامت مبارک ہو بے شک آپ ایک کریم امام کی ماں ہیں)۔[6]

[5] ۔ الدر النظیم ، ص 227

[6] ۔ بحار الانوار ، ج 35 ص 42 کنز الفوائد (کراجکی) ص 117

ناپاک ہاتھ ولیِ خدا کو نہیں چھُو سکتا

30 عام الفیل 13 رجب (21 مارچ 599 عیسوی) شب جمعہ دو تہائی رات گزر چکی تھی کہ جناب فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا پر بچے کی ولادت کے آثار نمودار ہوئے۔ حضرت ابوطالبؑ نے چاہا کچھ خواتین کو بلائیں تاکہ وہ اس حالت میں فاطمہ سلام اللہ علیہا کی دیکھ بھال کریں۔ ابھی ارادہ ہی کیا تھا کہ ہاتف غیبی سے آواز آتی ہے؛ اے ابوطالبؑ صبر کرو اور اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ولی خدا کو کوئی نجس وناپاک ہاتھ نہیں چھُو سکتا پس یہ سننے کے بعد جناب ابوطالبؑ نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔[7]

کعبے کی طرف آنا

رات گزرنے کے بعد صبح پھر سے بچے کی ولادت کے آثار ظاہر ہونے لگے جناب ابوطالبؑ پریشانی کے عالم گھر سے باہر آتے ہیں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات ہوتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ اتنے پریشان کیوں ہیں۔ تو جناب ابوطالب ع نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالات سے آگاہ کیا، اسی دوران گھر میں موجود جناب فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا کو ایک غیبی آواز سنائی دیتی ہے؛ اے فاطمہ سلام اللہ علیہا تمھیں فرزند کی مبارک

[7]۔ بحارالانوار، ج35 ص12 و 13 روضۃ الواعظین، ص68 تا 71

ہو اور خدا کے گھر یعنی کعبہ کی طرف جاؤ، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و جناب ابو طالب ع بی بی کو کعبہ کی طرف لے آتے ہیں۔[8]

کعبہ کے پاس فاطمہ سلام اللہ علیہا کی دعا

کیونکہ رجب کا مہینہ تھا اس لیے دنیا کے طول و عرض سے لوگ عمرے کی ادائیگی کے لیے بڑی تعداد میں موجود تھے۔ عباس بن عبد المطلب بھی قریش کے چند اور افراد کے ساتھ مسجد الحرام میں ہی تھے۔ اسی اثنا فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا مسجد الحرام میں داخل ہوئیں اور کعبہ کے روبرو کھڑی ہو کر اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھا کر یوں دعا کی؛ رَبِّ إِنِّي مُؤْمِنَةٌ بِكَ وَ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِكَ مِنْ رُسُلٍ وَكُتُبٍ. وَ إِنِّي مُصَدِّقَةٌ بِكَلامِ جَدِّی إِبْرَاهِيمِ الْخَلِيلِ وَ إِنَّهُ بَنَى الْبَيْتَ الْعَتِيقَ. فَبِحَقِّ الَّذِي بَنِي هَذَا الْبَيْتَ وَ بِحَقِّ الْمَوْلُودِ الَّذِي فِي بَطْنِي يُكَلِّمُنِي وَ يُؤْنِسُنِي بِحَدِيثِهِ وَ أَنَا مُوقِنَةٌ أَنَّهُ إِحْدَى آيَاتِكَ وَ دَلَائِلِكَ . لَمَّا يَسَّرْتَ عَلَيَّ وِلادَتِي (اے پرورد گار میں تجھ پر، تیرے انبیاء علیہم السلام پر اور تیری طرف سے آنیوالی کتابوں پر ایمان رکھتی ہوں۔ اور میں اپنے دادا ابراہیمؑ خلیل خدا کی باتوں کی تصدیق کرتی ہوں وہی ہیں کہ جنھوں نے اس گھر کی بنیاد رکھی اور تعمیر کیا اور میں تجھ سے سوال کرتی ہوں اسے

[8]۔ بحار الانوار، ج 35 ص 30 العمدہ، ص 10 علی علیہ السلام ولید الکعبۃ، ص 30

وسیلہ بناکر جس نے اس گھر کو تعمیر کیااور اور تجھے اس مولود کے حق کاواسطہ دیتی ہوں کہ جو میرے شکم میں ہے اور میرے ساتھ باتیں کرتا ہے اور میرے ساتھ مانوس ہے اور میں جانتی ہوں کہ یہ مولود تیری بڑی نشانیوں(آیات کبریٰ) میں سے ہے،اے پروردگار تجھے اس فرزند کاواسطہ اس بچے کی ولادت کو مجھ پر آسان فرما)۔[9]

دیوار کعبہ کا شگاف ہونا

فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا کعبہ کی دیوار کے سامنے کھڑی ہو کر دعا کررہی تھی کہ سب کے سامنے اچانک دیوار کعبہ میں بالکل اسی جگہ سے دراڑ آئی کہ جہاں فاطمہ سلام اللہ علیہا کھڑی تھی، حکم ہوا کہ اندر چلی جائیں اور دیوار میں اتنا شگاف ہوا کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا آسانی سے کعبہ کے اندر چلی گئی۔ جیسے ہی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کعبے کے اندر داخل ہوئیں تو دیوار پھر سے آپس میں ایسے مل گئی کہ جیسے اس میں کسی قسم کا کوئی شگاف تھا ہی نہیں۔ یہ منظر وہاں موجود تمام افراد نے دیکھا اور حیرت میں پڑ گئے۔ بڑی تیزی سے یہ خبر پورے مکہ میں پھیل گئی دیکھنے والوں نے یہ ماجرا ان تک پہنچایا کہ جو وہاں موجود نہ تھے

---

[9]۔ بحارالانوار ,ج35 ص8 علل الشرائع ,ص56 معانی الخبار ,ص62 امالی شیخ صدوق ص 80 روضۃ الواعظین ص67 امالی شیخ طوسی ص 80

۔ یوں کعبے میں خدا کی طرف سے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی مہمانی کا آغاز ہوا۔[10]

خدا کی مہمان

حضرت فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا اپنی مرضی سے کعبہ کے اندر نہیں گئیں بلکہ خداوند متعال کی دی گئی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے کعبے میں داخل ہوئیں۔اور ظاہر ہے وہاں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اب خدا کی مہمان تھی لہذا تین دن کے اس قیام میں آپ کا کھانا جنت سے آتا رہا اور آپ نے جنتی نعمات سے استفادہ کیا۔[11]

پانچ جنتی خواتین کا آنا

حضرت فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا کہتی ہیں کہ جب میں کعبے میں داخل ہوئی اور وہاں قیام کیا تو اس دوران پانچ نورانی خواتین کہ جنہوں نے سفید حریر کا لباس زیب تن کیا ہوا تھا اور ان کے لباس سے مشک و عنبر سے کئی بہتر خوشبو مہک رہے تھے میرے پاس آئیں اور کہا السلام علیک یا ولیۃ اللہ اے کنیز خدا تم پر سلامتی ہو، میں نے بھی ان کے سلام

---

[10] ۔ بحار الانوار ، ج35 ص 30 تا 36 امالی شیخ طوسی ص 80 علی علیہ السلام ولید الکعبۃ ، ص 30

[11] ۔ بحار الانوار ، ج35 ص 19 اعلام الوری ، ص 193 الارشاد ص 3

کا جواب دیا۔ ان میں حضرت حوّا سلام اللہ علیہا حضرت سارہ سلام اللہ علیہا حضرت آسیہ سلام اللہ علیہا مادر موسی سلام اللہ علیہا اور حضرت مریم سلام اللہ علیہا شامل تھی اور یہ باعظمت خواتین خداوند متعال کی طرف سے اس مولود کی ولادت میں معاون کے طور پر آئیں۔[12]

ولادت

13 رجب 30 عام الفیل خانہ خدا کعبے کے اندر آپؑ کی ولادت ہوئی۔ آپؑ نے اپنا سر سجدے میں رکھا اور اپنے خالق کو سجدہ کیا اور پھر اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور فرمایا؛

أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ، وَ أَنَّ عَلِيّاً وَصِيُّ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ بِمُحَمَّدٍ يَخْتِمُ اللهُ النُّبُوَّةَ وَ بِي يُتِمُّ الْوَصِيَّةَ وَ اَنَا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (میں گواہی دیتاہوں کہ بے شک اللہ ایک ہے اور حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ کے رسول ہیں اور گواہی دیتاہوں کہ بے شک علیؑ رسول خدا کے وصی اور جانشین ہیں اور گواہی دیتاہوں کہ حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ کی آخری نبی ہیں اور گواہی دیتا

[12] ۔ بحار الانوار، ج35 ص12 و 13 روضۃ الواعظین ص 68

ہوں آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جانشینی میرے ذریعے کمال تک پہنچی اور میں ہی امیر المومنین ہوں)۔اور پھر فرمایا؛ جاء الحق و زھق الباطل[13]۔

جیسے ہی آپؑ کی ولادت ہوئی تو کعبے میں موجود تمام بت منہ کے بل زمین پر گر پڑے اور شیطان کی آہ وبکار شروع ہوگئی۔ جیسے ہی آپؑنے اپنا سر سجدے سے اٹھایا تو اپنا رُخ ان جنتی خواتین کی طرف کیا اور انہیں سلام کیا اور خیر مقدم کہا اور انہیں مخاطب کر کے فرمایا لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهَ وحدہ لا شریک له و أَنَّ مُحَمَّدا رَسُولُ اللَّهِ. بِهِ تَخْتِمُ النَّبُوَّةُ وَ بِي تَخْتِمُ الْوِلايَةُ اس کے بعد حضرت حوّا سلام اللہ علیہا نے اس مولود کو اٹھایا اور اپنی اغوش میں لیا۔ جیسے ہی حضرت حوا سلام اللہ علیہا نے آپؑ کو اٹھایا تو آپؑنے ان کی طرف رخ کر کے فرمایا ہے اے مادر گرامی آپؑپر سلام ہو تو حضرت حوا سلام اللہ علیہا نے فرمایا؛ میرے فرزند آپؑپر بھی سلامتی ہو۔ اس کے بعد آپؑ نے مادر موسی سلام اللہ علیہا حضرت مریم سلام اللہ علیہا حضرت آسیہ سلام اللہ علیہا حضرت سارہ سلام اللہ علیہا کو بھی سلام کیا اور مختصر گفتگو کی، اس کے بعد وہ خواتین وہاں سے تشریف لے گئیں۔[14]

---

[13] ۔ بحارالانوار ، ج 35 ص 13 و 37 امالی شیخ طوسی ص 80 علی ولید الکعبۃ ص 31 و 51 جنات الخلود ص 3

[14] ۔ بحارالانوار ، ج 35 ص 13 روضۃ الواعظین ص 68 و 71

انبیاء علیہم السلام کا زیارت کے لئے آنا

کچھ ہی دیر بعد چند اور نورانی ہستیاں کعبے میں وارد ہوئیں جیسے ہی مولاؑ نے انہیں دیکھا تو مسکرائے۔ سب نے آپؑ کو سلام کیا اور کہا؛ اے ولی خدا اور جانشین پیامبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپؑ پر سلام ہو۔ حضرتؑ نے سب کا جواب دیا اور پھر الگ الگ سب کو سلام کیا۔ ان میں حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام شامل تھے۔ سب نے نومولود کو اپنے آغوش میں لیا اور بوسہ دیا اور آپکی مدد و ثنا بیان کی۔

حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا؛ اے علیؑ اگر آپؑ اور آپکے بھائی حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہ ہوتے تو خداوند متعال میری توبہ قبول نہ کرتا اور فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے آپکی زیارت کا موقع عطا کیا۔

حضرت نوح علیہ السلام نے ارشاد فرمایا؛ خدا کا شکر ہے کہ آپؑ دنیا میں تشریف لائے اگر آپؑ اور آپؑ کے بھائی رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہ ہوتے تو خداوند متعال میری کشتی کو طوفان سے نجات نہ دیتا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپؑ کو اٹھایا اور بوسہ دیا اور فرمایا؛ اے علیؑ اگر آپؑ اور آپؑ کے بھائی رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہ ہوتے تو مجھے آتش نمرود سے نجات نہ ملتی۔

پھر حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا؛اے علیؑ اگر آپؑ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہ ہوتے تو پروردگار طور پر میرے ساتھ ہمکلام نہ ہوتا۔

اسی طرح حضرت عیسی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا؛اے علیؑ اگر آپؑ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وسیلہ نہ ہوتا تو میں مٹی سے پرندہ بنا کر اسے زندہ کرنے ،مادرزاد اندھے اور برص کی بیماری والوں کو شفا دینے کی سکت نہ رکھتا۔[15] اس کے بعد انبیاء علیہم السلام نے آپؑ سے خدا حافظی کی۔

فرشتوں کا آنا

حضرت فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ کچھ ہی دیر بعد پروں کی پھڑ پھڑاہٹ آوازیں آنا شروع ہوئیں اور یہ فرشتوں کے پروں کی آوازیں تھیں میں نے دیکھا کہ سفید بادل کی طرح نور کا ایک ٹکڑا وہاں آیا اور بچے کو اپنے ساتھ آسمان کی طرف لے گیا اور ساتھ ہی ایک آواز سنائی دی کہ جس میں کہا گیا؛علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو شرق و غرب، خشکی ،دریاؤں ، بیابانوں ، پہاڑوں اور آسمانوں کی سیر کراؤ۔ اسے انبیاء و مرسلین علیہم السلام و صدیقین کے علوم و اخلاق سے اراستہ کر و اور جو امور اس کے بھائی سید الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لیے انجام دیے گئے ہیں وہی اس کے لیے انجام دو۔ اسے تمام انبیاء و

---

[15] ۔ علی علیہ السلام ولید الکعبۃ ص 31 مولد بطل الاسلام .ص 28

مرسلین ملائکہ و مقربین اور تمام اہلِ زمین و آسمان کے سامنے پیش کرو تا کہ وہ جان سکیں کہ یہ اللہ کا برحق ولی ہے۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ ابھی ایک گھنٹے سے بھی کم وقت گزرا تھا کہ علیؑ کو واپس لایا گیا جیسے ہی واپس لایا گیا تو ابر کا ایک اور ٹکڑا آیا اور پھر اسے اپنے ساتھ لے گیا اس بار پکارنے والے نے یوں پکارا؛ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو تمام مخلوقات کے سامنے پیش کرو نیز علم و زہد، پرہیز گاری و سخاوت، عزت و نورانیت، تواضع و خشوع، رقت و ہیبت، مروت، اخلاق و کرم، مودت و شفاعت، دیانت و قناعت، فصاحت و پاکیزگی، عدل و مساوات، کرم وجود حتی تمام اخلاق حسنہ کو اسی عطا کرو۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ کچھ دیر بعد میرے بیٹے کو حریر کے سفید رنگ کے جنتی کپڑے میں لپیٹ کر واپس لایا گیا اور مجھے کہا گیا؛ اسے حاسدوں کے حسد سے محفوظ رکھو اور جان لو کہ جو بھی اس کی ولایت و امامت کا اقرار نہ کرے وہ ہرگز جنت میں داخل نہیں ہو سکتا اور خوش بخت ہے وہ شخص کہ جس نے اس کی اطاعت کی، اس کی مثال کشتی نوح کی طرح ہے کہ جو اس میں سوار ہو گیا اس نے نجات پائی اور جو پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔ پھر اس مولود کے کان میں کچھ الفاظ کہا کہے گئے جسے میں سمجھ نہیں پائی اور پھر وہ نور وہاں سے غائب ہو گیا۔[16]

---

[16] ۔ علیؑ ولید الکعبۃ ص 32

کعبے سے باہر آؤ

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ میں تین دن اور تین راتیں کعبے کے اندر رہی۔ چوتھے دن صبح کے وقت مجھے وہاں سے باہر جانے کے لیے کہا گیا میں نے بچے کو آغوش میں لیا اور کعبے سے باہر آئی، اسی دوران ہاتف غیبی سے اواز آئی؛ اے فاطمہ سلام اللہ علیہا اس بچے کا نام علی رکھو کیونکہ میں اعلی ہوں اور یہ علی ہے۔ میں محمود ہوں اور میرا حبیب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے۔ بے شک ان دونوں کے نام میں نے اپنے ناموں سے اخذ کیے ہیں اور دونوں کو اپنے نور سے خلق کیا ہے۔ مجھے قسم ہے اپنی عزت و جلالت کی کہ میں نے اپنے ولی کے نام کو اپنے نام سے عرض کیا ہے اور یہی وہ پہلا شخص ہے کہ جو مجھ پر ایمان لائے گا اور میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تصدیق کرے گا اور میری حمد و ثنا بیان کرے گا۔ اس مولود نے میرے گھر میں جنم لیا ہے۔ یہی وہ ہے کہ جو کعبے میں پہلی بار اذان دے گا اور بتوں کو منہ کے بل گرائے گا اور یہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وصی و جانشین ہے۔ جان لو کہ جنت اس کو نصیب ہو گی کہ جو اس سے محبت کرے گا اور جو اس سے بغض رکھے اور اس

کی مخالفت کرے اور اس کی ولایت کا انکار کرے جہنم اس کا ٹھکانہ ہے اور یہ پیغمبر صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے بعد لوگوں کا امام ہے۔[17]

کعبہ کے باہر فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا کی گفتگو

جیسے ہی حضرت فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا کعبے میں داخل ہوئیں اور دیوار پھر سے آپس میں مل گئی تو وہاں موجود افراد میں حیرت بڑھی اور کوشش کی کہ کعبے کے در پر لگے تالے کو کھولا جائے مگر ہر ممکن کوشش کے باوجود کھولنے میں ناکام رہے۔ ساتھ ہی یہ خبر پورے مکہ میں آگ کی طرح پھیل گئی اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا کعبے میں جانا زبان زد عام ہو گیا۔ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ولادت کے سال کو خیر وبرکت کا سال قرار دیا اور فرمایا اللہ نے اس مولود کے صدقے ہم پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھول دیے ہیں ۔ جیسے ہی چوتھے دن صبح حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا حکم خدا سے کعبے سے باہر آنے لگی تو ایک بار پھر دیوار میں دراڑ ائی اور دیوار نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو راستہ دیا۔ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے بچے کو آغوش میں لیا اور باہر ائیں۔ دیکھنے والوں کی حیرت کی انتہا نہ تھی اس سے پہلے کہ کوئی سائل سوال کرے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے لوگوں کو مخاطب کر کے ارشاد

---

[17] ۔ بحار الانوار. ص9 علل الشرائع ص56 معانی الاخبار ص 62

فرمایا؛ مجھے یہ فضیلت حاصل ہوئی کہ اللہ نے مجھے اپنے گھر آنے کی دعوت دی اور تین دن تک مجھے اپنا مہمان بنایا۔ یہ فضیلت بھی مجھے ہی حاصل ہے کہ میں نے کعبے میں فرزند کو جنم دیا اور تین دن تک میرا کھانا جنت سے آتا رہا۔ اب جیسے ہی میں بچے کو لے کر باہر آنے لگی تو مجھے ہاتف غیبی سے آواز آئی؛ اے فاطمہ سلام اللہ علیہا اس کا نام علیؑ رکھو۔ میں اعلی ہوں اور یہ علیؑ ہے۔ میں نے اسے اپنے نور سے خلق کیا ہے۔ میں نے اسے اپنے اسرار کا علم عطا کیا ہے اور اس کے نام کو اپنے نام سے اخذ کیا ہے۔ اس مولود نے میرے گھر میں جنم لیا ہے۔ یہی وہ ہے کہ جو میرے گھر میں پہلی بار اذان کی آواز بلند کرے گا اور بتوں کو توڑے گا اور میری حمد و ثنا بجالائے گا۔ یہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد لوگوں کا امام ہے اور خوش نصیب ہے وہ شخص کہ جس نے اس کی اطاعت کی اور جس نے اس سے بغض رکھا میں اسے ذلیل کروں گا۔[18] رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ مولا متقیانؑ کی ولادت پر حضرت جبرائیلؑ نازل ہوئے اور فرمایا؛ اللہ نے آپؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجا ہے اور آپ ص کو آپؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی علیؑ کی ولادت کی مبارک دی ہے۔[19]

---

[18] ۔ بحار الانوار، ج 35 ص 8 و 38 روضۃ الواعظین ص 67 علل الشرائع ص 56 معانی الاخبار ص 62 امالی شیخ صدوق ص 80 کشف الیقین ص 6 بشارۃ المصطفی ص 9 علی علیہ السلام و لید الکعبۃ ص 33

[19] ۔ بحار الانوار، ج 35 ص 21 روضۃ الواعظین ص 72

جیسے ہی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی گفتگو تمام ہوئی تو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب ابو طالبؑ قریب آئے اور حضرت ابو طالبؑ نے اپنے بیٹے کو اٹھایا جیسے ہی مولا کی نظر اپنے والد گرامی پر پڑی تو فرمایا؛السلام علیک یا ابہ رحمۃ اللہ و برکاتہ حضرت نے سلام کا جواب دیاو علیک السلام یا بنی و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ پھر جیسے ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مولا کے قریب آئے اور مولا کی نظر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑی تو مسکرائے اور فرمایاالسلام علیک یا رسول اللہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ آپؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور مولا کو اٹھایا اور بوسہ دیا۔[20]

صحف انبیاء علیہم السلام اور قرآن کی تلاوت

جیسے ہی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کو اٹھایا اور آغوش میں لیا تو مولا متقیانؑ نے آپؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف رخ کر کے فرمایا؛اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر اجازت ہو تو کچھ پڑھوں تو آپؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاپڑھو'مولا متقیانؑ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آغوش میں انبیاء علیہم السلام کے صحف کو پڑھنا شروع کیا صحیفہ آدمؑ کی تلاوت کی پھر صحیفہ نوحؑ، صحیفہ ابراہیمؑ، تورات، زبور اور انجیل کی تلاوت کی۔ رسول خدا

[20] ۔ امالی شیخ طوسی ص 80 علی علیہ السلام و لید الکعبۃ ص 33 و 34 بحار الانوار ج 35 ص 22 و 37 روضۃ الواعظین ص 72

صلى الله عليه وآله وسلم ارشاد فرماتے ہیں؛ انجیل عیسیؑ کے بعد امیر المومنینؑ نے قران مجید کی تلاوت شروع کی اور سورہ مومنون کی پہلی 11 آیات کی تلاوت کی

بسمِ اللهِ الرَّحمَنِ الرَّحِيم . قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ. الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَشِعُونَ. وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ. وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَعِلُونَ . وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ. إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَنُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ. فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ .وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَنَتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ. وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ .أُولَئِكَ هُمُ الْوَرِثُونَ .الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ.

پھر رسول خداصلى الله عليه وآله وسلم نے حضرت علیؑ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایاقَدْ أَفْلَحُوا بِكَ. أَنْتَ وَ اللهِ أَمِيرُهُمْ. تَمِيرُهُمْ مِنْ عِلْمِكَ فَيَمْتَارُونَ . وَ أَنْتَ وَ اللهِ دَلِيلُهُمْ وَ بِكَ يَهْتَدُونَ۔۔۔۔ اے علیؑ بے شک مومن آپکی وجہ سے فلاح پا گئے اور خدا کی قسم آپؑ مومنوں امیر ہیں۔ آپؑ وہ ہیں جو مومنین کو علوم سے بہر مند فرمائیں گے۔ خدا کی قسم آپؑ مومنین کی ہادی ہیں اور مومن آپؑ ؑکے وسیلے سے کامیاب ہوں گے اور خدا کی قسم آپؑ میرے وصی و جانشین ہیں۔ آپؑ ہی دین کے مدد گار ہیں اور بے شک آپؑ ہی ہیں جو میرے داماد اور حسنؑ و حسینؑ کے والد ہیں۔ خوش بخت ہے وہ انسان کے جو آپؑ سے محبت کرے اور آپؑ کی اطاعت کرے اور بد بخت ہے وہ شخص کہ جو آپؑ کی مخالفت

کرے اور آپؑ کی دشمنی پر اتر آئے۔ اور خدا کی قسم ہے اے علیؑ آپؑ سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور آپؑ سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔[21]

رسول خداصلّی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں؛ امیر المومنینؑ نے قران کو اول سے آخر تک اسی طرح پڑھا جس طرح بعد میں مجھ پر نازل ہوا۔ پھر رسول خداصلّی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلّم نے اپنی زبان کو مولا علیؑ کی زبان میں رکھا اور اسرار وعلوم کو مولا تک منتقل فرمایا۔[22]

---

[21] ۔ بحارالانوار . ج35 ص22 و 37 روضۃ الواعظین ص72 امالی شیخ طوسی ص 80

[22] ۔ بحارالانوار ج 35 ص18، 22، 30 و 38 روضۃ الواعظین ص72 مناقب ابن شھر آشوب ج2 ص172 العمدۃ ص14

گزارش لحظه به لحظه از ولادت علی علیه‌السلام در کعبه
محمد باقر انصاری